مقاماتِ مظہری

تالیف : شاہ غلام علی دہلویؒ
ترجمہ تحقیق : مُحمدّ اقبال مُجددی



اُردو سائنس بورڈ، لاہور

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۱۷۵

مقاماتِ مظہری

(فارسی)

احوال و ملفوظات و مکتوبات

حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہیدؒ

۱۱۱۱ھ / ۱۷۰۰ء — ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۰ء

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی

تحقیق و تعلیق و ترجمہ

محمد اقبال مجددی

اردو سائنس بورڈ

۲۹۹ - اپر مال ○ لاہور

مقاماتِ مظہری

لائبریری کیٹلاگ کارڈ

غلام علی دہلوی ، شاہ

مقامات مظہری (احوال و مقامات ، ملفوظات و مکتوبات حضرت میرزا مظہر جان جاناں شہید م ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۰ء۔ . . .) لاہور : اردو سائنس بورڈ ،

۱۹۸۳ء

۷۹۲ ص

۱۔ مظہر جانِ جانان ، میرزا

۲۔ سلطنتِ مغلیہ

۳۔ تصوف ــ ہندوستان

I۔ محمد اقبال مجددی ، مترجم

II۔ عنوان

۹۲۲٫۹۷

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۱۷۵

طبع اول : جولائی ۱۹۸۳ء

تعداد : ۱۱۰۰

قیمت : -/۸۰ روپے

ناشر : اشفاق احمد
ڈائرکٹر اُردو سائنس بورڈ
۲۹۹ - اپر مال ، لاہور

طابع : محمد زرین خان
مطبع : زرین آرٹ پریس
۶۱ - ریلوے روڈ ، لاہور

تساہل سے کام لیتے تھے - جس کی وجہ سے ہمارے دل میں ان سے نفرت پیدا ہو گئی - کیوں کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک قابلِ اقتداء نہیں ہے - مجھے خدشہ تھا کہ میرے والد کہیں مجھے ان سے بیعت ہونے کے لیے نہ کہیں -

ایک دن ہم نے والد سے پوچھا کہ حضرت شاہ عبدالرحمٰن نماز میں تساہل کیوں کرتے ہیں - تو فرمایا کہ ان پر سکر غالب ہے - اس لیے معذور ہیں - میں نے عرض کیا کہ اداء نماز کے وقت تو ان پر سکر غالب آ جاتا ہے - اور امور دیگر کے معاملے میں ان پر صحو کا غلبہ ہوتا ہے - آپ نے جھنجھلا کر فرمایا ، کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں فہم و ذکاء اس لیے دیا ہے کہ تم ہمارے پیر پر اعتراض کرو ؟ البتہ اس گفتگو سے ہماری ان سے بیعت کا اندیشہ دور ہو گیا -

آپ فرماتے تھے کہ شورِ عشق و محبت میری طینت کا خمیر ہے - اور آغاز سے ہی میرا میلانِ طبع مظاہر جمیلہ کی طرف تھا - مجھے یاد ہے کہ میں ابھی چھ ماہ کا بچہ تھا تو آیا کی گود سے ایک حسین عورت نے مجھے اٹھا لیا - اس کے جلوۂ جمال سے میں بے خود ہو گیا - اور اس کے ساتھ وابستگی ہو گئی - اور اس کے دیدار کے بغیر بے قرار رہنے لگا - اس کے فراق میں میں روتا تھا - میں پانچ سال کا تھا کہ میری عاشقی کا شہرہ ہو گیا - اور عوام میں یہ مشہور ہو گیا کہ اس بچے نے عاشقانہ مزاج پایا ہے[۲۰] -

آپ فرماتے تھے کہ میری محبت کا جذبہ اس قدر رسا تھا کہ معشوقوں کی جسمانی بیماریوں کا ظہور میرے جسم میں ہو جاتا تھا - ایک بار ایک جوان[۲۱] جو میرا منظور نظر تھا ، اُسے بخار ہوا تو مجھے بھی بخار ہو گیا - اس نے دوا کھائی تو اس دوائی کا اثر مجھ پر بھی ہوا -

آپ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ نیم چاندنی رات تھی ہمارے گھر کا دروازہ بند تھا - کہ ناگہاں وہ جوان آیا - اس نے یاسمین کے پھول چنے اور میرے سر پر رکھ کر غائب ہو گیا - وہ پھول صبح تک میری چارپائی پر پڑے رہے -

آپ فرماتے تھے کہ جس نے اپنے چشم و رو عشق کی خاکسارانہ زمین پر نہیں ملے وہ شوقِ سجدہ کی لذت سے محروم رہا کیوں کہ